غزل

۳۰ نومبر کو سنٹرل کالج کلکتہ میں الحاج شیخ محمد جان صاحب کی صدارت میں ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوئی۔ اور "اتفاقی حادثے" کے طور پر برہان کے مدیر اعلیٰ اور کلکتہ مدرسہ کے پرنسپل مولانا سعید احمد نے بھی اس کے لئے ایک عدد غزل فرمائی غزل مجلس مشاعرہ میں پڑھی گئی اور ارباب ذوق نے اس کی خوب خوب داد دی۔ مولانا سعید احمد جیسے بلند پایہ مصنف اور مشہور ترین اہل قلم کی شاعری جو بقول ان کے شاعری نہیں محض تفریح ہے، فنی اعتبار سے کسی بھی درجے میں رکھی جائے لیکن اس کے ادبی تبرک ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی، ایسا تبرک جس کو اوراق تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جانا چاہئے اور ہم اسی خیال سے اس غزل کو برہان میں شائع کر رہے ہیں، ۳۹ء کی بات ہے کہ مولانا نے نینی تال کے سبزہ زاروں میں گم ہو کر چند غزلیں موزوں کی ہیں جن میں سے بعض برہان میں شائع بھی ہو چکی ہیں، چودہ سال کے بعد آج ہم پھر یہ (تحفہ پیش کر رہے ہیں۔ع)

ہر چیز ہے اداس کسی پر جلا نہیں — شام و سحر نہیں ہیں وہ آب و ہوا نہیں
تاثیر کیا دکھائے فغانِ سحر تمہیں — آہیں ابھی ہیں خام تو نالے رسا نہیں
سودائے سر بخیر! نہیں کچھ زیاں کا ڈر — خوش باش بے خودی کہ کوئی مدعا نہیں
لایا ہے رنگ کیا کسی حسرت زدہ کا خون — رنگِ حنا جو ہاتھ پہ اب تک جما نہیں
آنسو ہی ہے لائقِ دامانِ لطفِ یار — آنکھوں میں جو جھلکتا ہے لیکن بہا نہیں
ہوتے ہو کیوں اداس مری داستاں سے تم — یہ داستانِ شوق ہے کوئی گلا نہیں
یا رب امید و بیم کا کیوں کر ہو فیصلہ — ظاہر میں وہ خفا ہیں مگر یوں خفا نہیں
کھلتا کسی پہ کیسے محبت کا راز جب — کہنا جو تھا مجھے وہ کسی سے کہا نہیں
چاہے جہاں رکھوں مجھے واعظ ہو اختیار — اپنی جبینِ شوق ... ترا واسطہ نہیں
احساسِ حسنِ تمکنت افزا کا ہو برا — گویا خدا انہیں کا ہے میرا خدا نہیں

کیا جبینِ ناز پہ ہے عرقِ انفعال
شاید سعیدِ خاک بداماں رہا نہیں ہے